Registered with the registrar of news papers for India
At No R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد - ۲۱　　شمارہ - ۲

ایڈیٹر :-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :-
جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ　۱۰ روپے
ششماہی　۵ روپے
ممالک غیر　۲۰ روپے
فی پرچہ　۲۵ پیسے

The Weekly Badr Qadian

۵ ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ ہجری　　۱۱ ر صلح ۱۳۵۲ ہش　　۱۱ ر جنوری ۱۹۷۳ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹۰ ر صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ جلسہ سالانہ سے ایک دو روز قبل حرارت تھی لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تینوں روز جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۔ ۲۶ ر دسمبر کو افتتاحی تقریر فرمائی ۔ ۲۷ ر کو قریباً دو گھنٹہ تقریر فرمائی اور ۲۸ ر کو آخری تقریر فرمائی جو علمی موضوع پر ہوئی ۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں حاضری ایک لاکھ بیس ہزار رہی ۔ حضور نے حسب پروگرام جماعتوں کے احباب کو شرفِ ملاقات بخشا ۔ الحمد للہ
احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہر طرح شاملِ حال رہے ۔
قادیان ۱۰ ر جنوری ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وقفِ جدید کے آغاز پر احباب جماعت کے نام پیغام (یکم جنوری ۱۹۶۰ء)

تحریکِ وقفِ جدید میں دوست بڑھ چڑھ کر اپنی قربانیاں پیش کریں !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے ۔ حضور کا اصل خطبہ موصول ہونے پر احباب جماعت تک پہنچا دیا جائے گا فی الحال یکم جنوری ۱۹۷۳ء سے وقفِ جدید کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اقتباس سے کیا جاتا ہے ۔ دوست سابقہ بقایا ادا کرتے ہوئے نئے سال کے وعدہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ساتھ ساتھ ادائیگی بھی فرمائیں
سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
" خدا کے فضل سے وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے ۔ پہلے بھی میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقفِ جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ سارے پاکستان اور ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا دے ۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے

آپ وقت کی آواز کو سنیں اور کانوں میں روئی ڈالے نہ رکھیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند
خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں تاکہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو یاد رکھو کہ جو شخص وقت کی آواز کو نہیں سنتا وہ بدبخت ہوتا ہے ۔ وہ دن آ گئے ہیں جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو گی ۔ اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہو گا تو کتنی بدبختی ہو گی ۔
تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے ۔ اس زمانے میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کیلئے چندہ دینا بھی ہے اس لئے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ وقفِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث " الدال علی الخیر کفاعلہ " کے مطابق آپ نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیں بلکہ افرادِ خاندان ، احباب اور افرادِ جماعت کو بھی زیادہ تحریک کر کے اس میں شامل کریں اور ثواب حاصل کریں
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق بخشے تاکہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کو ہم جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں ۔ آمین

خاکسار مرزا وسیم احمد
انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقع پر

معززین ہند کے پیغامات

۱۔ سردار دربارہ سنگھ صاحب سپیکر پنجاب ودھان سبھا

" مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ اکاسی واں جلسہ سالانہ ۱۸ تا ۲۰ ر دسمبر منعقد کر رہی ہے ۔
تحریک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی ۔ اس تحریک کے ماننے والوں کا اسلام میں کامل ایمان ہے ۔ اس تحریک نے امیر اور غریب بڑے اور چھوٹے کی تفریق کو مٹا کر ایک طبقات سے پاک معاشرہ کی بنیاد رکھی ہے ۔ اس تحریک نے اپنے شاندار اصولوں اور صحیح اسلامی روح کی وجہ سے ہر دلعزیزی حاصل کرتے ہوئے بہت زیادہ پھیلی ہے ۔ اس تحریک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے روحانی رہنما نامزدگی کی بجائے جمہوری طریق پر منتخب ہوتے ہیں ۔ میں جماعت احمدیہ کے اس جلسہ سالانہ کی شاندار کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں "

۲۔ ڈاکٹر ڈی سی پاوٹے گورنر پنجاب

" مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا اکاسی واں جلسہ سالانہ ۱۸ ر سے ۲۰ ر دسمبر تک منعقد ہو رہا ہے اور ملک کے ہر حصہ سے زائرین اس میں شرکت کر رہے ہیں ۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس جلسہ میں دیگر مذاہب کے پیرو کاروں کو بھی مدعو کیا گیا ہے ۔ کیونکہ مذہب کا ضروری روحانی اصول ایک ہی ہے ۔ جس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ایک انسان اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر یکجائی طور پر حاصل کر سکتا ہے ۔ اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھنے کی سہولیات فراہم کرنے کے علاوہ

(باقی ص ۱۱ پر)

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۱ صلح ۱۳۵۲ ہش

بیت اللہ شریف کا حج

ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو گیا۔ اس کی نویں تاریخ کو اسلام کے اس عظیم القدر رکن کی ادائیگی عمل میں آئے گی جسے شریعتِ اسلامیہ میں "حج بیت اللہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو ان ایام میں مرکزِ اسلام میں بذاتِ خود حاضر ہو کر ان مقاماتِ مبارکہ کی زیارت کی توفیق ملتی ہے اور پھر ان میں چند روز رہ کر دن رات ذکرِ الٰہی کرنے اور مقررہ عبادت بجا لانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ لوگ جو باوجود شدید تمنا اور انتہائی خواہش کے غیر معمولی مجبوریوں یا ایسے موانع کے سبب جن پر ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں، عملی رنگ میں اس سعادت سے محروم ہیں وہ حدیثِ نبوی "انما الاعمال بالنیات" کے مطابق اپنے اپنے گھروں اور وطنوں میں ہوتے ہوئے بھی حج بیت اللہ کے ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے خلوص اور ان کی پاک نیتوں کو جانتا ہے۔ چونکہ عملی رنگ کی محرومی کا ان کے دل میں خاص احساس ہوتا ہے اس لئے یہ احساس ہی ہے جس کے عوض قدردان خدا ان مجبور و معذور بندوں کو ثواب میں شریک فرماتا ہے۔

اسلام کی منفردانہ عالمگیر دعوت کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ آل عمران کی آیات ۹۷ و ۹۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ o فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ o

یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور موجبِ ہدایت ہے۔ اس میں کھلی روشن نشانات ہیں وہ ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ یعنی جو بھی اس تک جانے کی توفیق پائے۔ اور جو انکار کرے تو وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

ان دونوں آیاتِ کریمہ میں جہاں اور بہت سے لطیف مضامین بیان ہوئے ہیں وہاں دوسری آیت کے آخری حصہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے جامع الفاظ سے وہ بات بھی مستنبط ہوتی ہے جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے۔ بیت اللہ شریف تک پہنچنے میں عدمِ استطاعت کے تحت صحت کی خرابی، زادِ راہ کا میسر نہ آنا، رستے کا پُرامن نہ ہونا یا کسی بھی حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنا سبھی موانع شامل ہیں۔ کسی بھی شخص کو اس طرح کے موانع درپیش ہوں نہ تو اسے فریضۂ حج سے پہلوتہی کرنے والا قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے اس ثواب سے محروم سمجھا جا سکتا ہے جو حجِ مبرور کے لئے شریعت نے رکھا ہے۔ دل میں اس بابرکت گھر تک پہنچنے، اس کی زیارت کرنے اور اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے جو جذبۂ صادقہ پایا جاتا ہے اور جو شدید تڑپ کسی کے اندر پائی جاتی ہے بس اسی کے سبب وہ شخص خدا کی نگاہ میں اپنے گھر ہوتے ہوئے عظیم ثواب کا مستحق سمجھا جانا چاہیئے۔

جیسا کہ دونوں آیات کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہے کہ اس جگہ اسلام کی طرف سے اس امر کا دعوےٰ کیا گیا ہے کہ عالمگیر سطح پر روحانیت کی طرف دعوت کے لئے سب سے پہلا گھر جو اس سرزمین پر بنایا گیا وہ یہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اور بیت اللہ شریف کے نام سے موسوم ہے۔ ہر چند کہ تاریخ انبیاء کی رو سے یہ بابرکت گھر بہت سے قدیم انبیاء کا قبلہ بھی رہا ہے اور اس کا تقدس اور حرمت ہر زمانہ میں قائم رہا ہے قدرتِ حق نے مقدر یہی فرمایا کہ آخری زمانہ میں جب دنیا کی آبادی مختلف ملکوں میں پھیل جائے اور آمد و رفت کی سہولیات میسر آ کر دنیا معنوی طور پر سمٹنے لگے تو اسی بابرکت مقام سے دائمی شریعت کی صدا بلند ہو اور اسی کو مقامِ مرکزیت حاصل ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے تحت ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ شریف کی آبادی اور رونق کے سامان کر دئے۔ آپ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اپنی بیوی ہاجرہ کو اس سرزمین میں لا بسایا۔ اور آپ ہی کے ذریعہ اس بات کا بھی اعلان کر دیا گیا کہ اس بابرکت مقام سے روحانی فیوض حاصل کرنے اور موعودہ برکتوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے لوگ دور دراز کے علاقوں سے اس کی طرف چلے آئیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سورۃ الحج میں اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (آیت نمبر ۲۸) کہ اے ابراہیم علیہ السلام تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں پیدل بھی اور ایسی سواریوں پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہوں۔ ایسی سواریاں دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔

دیکھا آپ نے۔ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی بلند کی ہوئی آواز پر اسلام کی برکت سے آج کس طرح ساری دنیا سے لاکھوں لاکھ افراد ہر سال اس مقام پر کھنچے چلے آتے ہیں۔ پانچ ہزار سال کا عرصہ کوئی معمولی نہیں مگر جوں جوں یہ زمانہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے یَاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی پیشگوئی زیادہ عظمت اور زیادہ شان کے ساتھ پوری ہوتی دنیا بچشم خود مشاہدہ کر رہی ہے۔

حج کا اجتماع بھی ہر سال عجیب منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ عشاقِ الٰہی ننگے سر ننگے پاؤں ان سِلے کپڑوں کا ایک سا لباس پہنے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں اور عشق و محبت کے انداز میں خدا کے اس مبارک گھر کا طواف کرتے، حجرِ اسود کو بوسہ دیتے اور اسی طرح دوسرے مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ منظر بجائے خود بڑا ہی اثر انگیز ہے لیکن اسلامی حج کے اس عملی نمونہ کے ذریعہ مساواتِ انسانی کا ایک خاص پہلو نمایاں ہو کر سامنے آ جاتا ہے جس میں شاہ و گدا۔ امیر و غریب، سیاہ و سفید۔ عربی و عجمی، مشرقی و مغربی سب قسم کے امتیازات ختم ہو کر عشاقِ الٰہی ایک ہی سطح پر ایک ہی لباس میں ملبوس دیوانہ وار مقاماتِ مقدسہ کے اندر رضاءِ الٰہی کے حصول میں ادھر سے ادھر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی ہی عاقبت سنوارنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ کسی دوسرے پر کسی نوع کے تفوق کے اظہار یا کسی دوسرے کے معاملات میں دراندازی ہونے کا تو سوال ہی نہیں!! بلاشبہ یہ منظر جہاں عاشقانہ عبادت کی صحیح اور کامل تصویر ہے وہاں مساواتِ انسانی کا ایک شاندار عملی نمونہ بھی۔

ماسوا اس کے سورۃ الحج کی مذکورہ آیتِ کریمہ کے بعد اگلی آیت میں ان مشکلات کا بھی بہترین حل بیان کر دیا گیا ہے جو عالمِ اسلام کو اس وقت درپیش ہیں۔ اس موضوع پر تفصیلاً تو ہم کسی اور موقع پر عرض کریں گے آج کی صحبت میں ہم اس آیتِ کریمہ کے صرف ابتدائی جملہ کے متعلق ہی عرض کر سکتے ہیں جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان اور مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق اسلام کے ایک عظیم رکن حج بیت اللہ کی بجا آوری کے لئے جب اکنافِ عالم سے لوگ جوق درجوق یہاں آئیں تو آنے والے یہاں آ کر ان منافع کو بذاتِ خود مشاہدہ کریں اور ان میں حاضری دیں جو ان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ۔ یہ ہے تو ایک ہی جملہ مگر اس چھوٹے سے جملہ میں بڑے ہی لطیف پیرایہ میں ان تمام منافع کی طرف واضح اشارہ کر دیا گیا ہے جو اس عظیم اجتماع سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بلفظِ دیگر ان چند الفاظ میں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ باہم متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر غور و فکر کرو۔ اور اس اجتماع سے فائدہ اٹھاؤ جو حق تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت اور قدرت کے تحت میسر کر دیا ہے

عالمِ اسلام کو آج جس چیز کی بڑی ضرورت ہے وہ ہے "اتحاد"۔ باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا اس سے زیادہ زریں موقع اور کوئی نہیں۔ آپس کی غلط فہمیاں ایک دوسرے سے دور رہنے سے بڑھتی ہیں یہی موقع ہے ان کو رفع دفع کرنے کا۔ پہلے ان غلط فہمیوں کو دور کرو جن کے سبب اتحاد پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ اس کے بعد اتحاد کے نکات کی تلاش کرو۔ دنیا کی عملی حالت اور اپنی بے وقعتی پر نظر کرو۔ پھر جھوٹے وقار اور خود فریبی کے خول سے نکلو اور کھلی آنکھ سے حالات کا مطالعہ کرو۔ آج مشرق و مغرب باہم مل رہے ہیں مگر عالمِ اسلام ہے کہ برابر انشقاق و افتراق کا شکار چلا آ رہا ہے۔ حج کے زریں موقع سے فائدہ نہ اٹھانا کنوئیں پر جا کر تشنہ لب لوٹ آنے کے مترادف ہے۔ مگر افسوس! کہ کئی حج آئے اور گزر گئے۔ ایسے بےنظیر اجتماع ہوئے اور جمع ہو کر بھی لوگ گھروں کو لوٹ گئے۔ بیرونی دنیا نے یہ تو سنا کہ اب کے سال اتنے لاکھ حاجی بیت اللہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوئے مگر کسی وقت یہ بات سننے میں نہ آئی کہ عالمِ اسلام کے اتحاد کی ایسی بنیاد بھی رکھ دی گئی کہ اب بھائیوں میں تفرقہ دراندازی نہ ہوگا۔ اور اتحاد کی یہ مشعل روشن رہ کر ساری دنیا کو امن و سلامتی کے ساتھ بقعۂ نور بنا دے گی!!

پہلے جو کچھ ہوتا رہا اسے جانے دیجئے ۱۹۶۷ء کے عرب اسرائیل تصادم کے بعد عالمِ اسلام کو جو عبرتناک دھچکا لگ چکا ہے اس کی کسک آج تک محسوس کی جا رہی ہے۔ دعوے تو بہت سننے میں آتے ہیں لیکن ہوتا ہواتا کچھ نہیں۔ مصر کے انور سادات ہوں یا فدائین کے یاسر عرفات باوجود عددی کثرت کے اسرائیل کے سامنے سارے کے سارے دم بخود ہوئے جاتے ہیں۔ پُرخلوص برادرانہ مشورہ کے ذریعہ "ترکِ دشمن کے نزاع اور اس کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کرنے کے لئے تجاویز سوچنے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پروگرام مرتب کرنے کا حج سے بہترین موقع کسی اور وقت میسر آنا ممکن نہیں صرف یہی نہیں کہ اس وقت اسرائیل، ممالکِ عربیہ کے لئے ایک ناسور بنا ہوا ہے اس کا مقابلہ ہی اہم مسئلہ ہے بلکہ اس کے ساتھ عالمِ اسلام کی ترقی و تنزل پر بھی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خدا نے ہمیں زندہ رہنے اور زندہ کرنے کیلئے پیدا کیا ہے خدا کی عظمت اور جلال ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم بحیثیت جماعت اللہ کے دامن کو عسر اور یسر ہر دو حالتوں میں پکڑے رکھیں

اگر ہم ہر دو حالتوں میں کامل توکل اور کامل تذلل کا مظاہرہ کریں گے تو خدا تعالےٰ اپنے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ رتبوک ۱۳۵۱ ہش مطابق ۸ رستمبر ۱۹۷۲ء ۔ بمقام سعید ہاؤس کاکول ایبٹ آباد

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (البقرہ ۱۵۱)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا (الملک) اور پھر فرمایا

اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت

پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہم اس صداقت پر پہنچتے ہیں جسے قرآن کریم نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس یونیورس، اس عالمین کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ انسان اس سے خدمت لے ۔ اور اس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو تمام طاقتیں بھی بخشی ہیں جن کی بدولت وہ اس کی مخلوق سے ہر قسم کی خدمت لینے کا اہل ہے قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ ہر چیز کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہے کہ وہ انسان سے اثر قبول کرے اور اس کی خدمت بجا لائے چنانچہ تم جانوروں مثلاً کتے کو سکھاتے ہو اور اس سے اپنی خدمت لیتے ہو ۔ پس انسان کو دوسروں کو سکھانے اور معلم بننے کی ایک

ایسی طاقت دی گئی ہے

کہ وہ نہ صرف دوسرے انسان کو علم دیتا ہے اور سکھاتا ہے بلکہ کتوں کو بھی سکھا سکتا ہے کتا اس کے کہنے کے مطابق کام کرتا ہے مثلاً ایک سدھایا ہوا کتا جسے انگریزی میں "گن ڈاگ" کہتے ہیں وہ شکاری کے ساتھ جاتا ہے تو شکار پر دانت نہیں مارتا بلکہ اسے اپنے نرم ہونٹوں سے پکڑ کر اپنے مالک کے پاس لے آتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ انسان اسے یہ علم سکھاتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے اس کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ انسان سے اثر قبول کرے ۔ اس سے علم سیکھے اور اس کے کہنے کے مطابق کام کرے ۔

اسی طرح انسان بے جان مادی اشیاء سے بھی خدمت لیتا ہے ۔ مثلاً انسان نے ہیرے سے اپنی خدمت لی ۔ عورت نے اسے اپنی زینت بنا لیا ۔ مرد نے اسے پٹرول کے کنوئیں کھودنے کے لئے استعمال کیا ۔ بور کرنے والی مشینوں کے آگے ہیرے لگے ہوتے ہیں ۔ اس لحاظ سے ان کے سرے "ڈائمنڈ ہیڈز" کہلاتے ہیں ۔ ورنہ یہ لوہا تو پتھر نہیں کاٹ سکتا ۔

بہرحال عورت نے اس سے اپنے رنگ میں خدمت لی اور مرد نے اپنے رنگ میں ۔ اسی طرح ہزاروں خدمتیں ہیں جو انسان ہیرے اور مادی اشیاء سے لیتا ہے اب

مادی اشیاء سے ہزاروں خدمتیں

لینے کی قوت اور طاقت انسان کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہے ۔ یعنی ایک طرف اس عالمین کو پیدا کیا جس سے اس دنیا میں انسان کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے ۔ البتہ وہ ضرورت پوری نہیں ہوتی جو انسان خود اپنی حماقت سے ضرورت سمجھ لیتا ہے ۔ اس سے وہ ضرورت مراد ہے جو اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ۔ یعنی کسی چیز کی احتیاج کے پورا ہونے کے سامان پیدا کئے تو دوسری طرف انسان کو قوت و طاقت اور عقل و تمیز بھی عطا فرمائی تاکہ وہ اس دنیا کی چیزوں سے کام لے ۔

پھر انسان جب مادی اشیاء سے کام لیتا ہے تو بسا اوقات وہ شیطان کے دھوکے میں آجاتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص ہے جسے تجارت کا بڑا ڈھنگ آتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں

یہ رکھا ہے کہ وہ جس چیز کو ہاتھ میں لیتا ہے اسے سونا بنا دیتا ہے ۔ چنانچہ وہ تجارت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ بڑا نفع کماتا ہے اللہ تعالےٰ نے اسے عقل و فراست اور تاجرانہ ذہنیت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت وہ دولت جمع کر لیتا ہے تو پھر اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو نے جو دولت کمائی ہے یہ تو محض تیری عقل اور سمجھ کا نتیجہ ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ضائع نہ کرنا ۔ گویا شیطان اسے بخل سے کام لینے کی ترغیب دیتا ہے ایسے موقع اگر وہ مومن بندہ ہے اور سمجھدار ہے تو شیطان کو دھتکار دے گا ۔ کیونکہ خدا کی یہ آواز اس کے کان میں پڑتی ہے کہ

یہ اللہ کا مال ہے

اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے میں نے کمایا ہے یہ مالِ حلال اس کی ہدایت کے مطابق خرچ ہو گا ۔ اور اس میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی ۔ کیونکہ یہ عالمین بھی اسی طرح موجود ہے انسانی قوتیں اور طاقتیں بھی موجود ہیں جس طرح پہلے تھیں ۔ اور اللہ تعالےٰ بھی موجود ہے اس کی رحمانیت کے جلووں میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا ۔ انسانی کوششیں ناکام ہو سکتی ہیں مگر خدائے رحمٰن کے تحفوں میں کوئی فرق نہیں آسکتا ۔ چنانچہ خدائے رحمان اپنے بندوں سے کہتا ہے کہ اگر تم میرے بن جاؤ تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا ۔ میں تمہیں ناکام نہیں ہونے دوں گا ۔ میں تمہیں ہر دکھ سے بچاؤں گا ۔ اور ہر نعمت عطا کروں گا ۔ مگر شرط یہ ہے کہ

تم میرے بندے بن جاؤ

اور میری ہدایت پر کاربند ہو جاؤ لیکن شیطان بھی تاک میں ہوتا ہے وہ اس کے کان میں ڈالتا ہے کہ تم نے ایک دفعہ دولت کمالی تمہارا داؤ لگ گیا ممکن ہے یہ دولت پھر تمہارے ہاتھ میں نہ آئے اس لئے تم اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو ۔

اسی طرح مثلاً ایک سیاست دان ہے جسے اللہ تعالےٰ نے سیاسی شعور عطا فرمایا ہے اس کے اندر

قیادت کا خداداد جوہر

ہے جس کی بدولت وہ سیاسی میدان میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس عالمین کے کچھ حصوں پر ہے ۔ مثلاً وہ کاغذ اور سیاہی کو ، لاؤڈ سپیکر کو اور انسانوں پر اثر ڈال کر ان کے اجتماعوں کو استعمال کرتا ہے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے مگر جس وقت وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور ملک کے کسی ایک حصہ کا مالک بن جاتا ہے اس چیز کو استعمال کر کے جو اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ۔ اور ان قوتوں اور صلاحیتوں کے ذریعہ جو اللہ تعالےٰ نے اس کو بطور انعام کے عطا فرمائی تھیں تو پھر شیطان کہتا ہے کہ اب تمہیں اقتدار مل گیا ہے اس لئے اگر تمہیں اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے بے انصافی کرنی پڑے تو کرو ۔ غرض دولت ہو یا سیاست ہو ہر دو صورتوں میں شیطان اس کے دل میں خوف پیدا کرتا ہے ۔ بخل دراصل دولت کے ضائع ہونے کا خوف ہے جو شیطان پیدا کرتا ہے اس شخص کے دل میں جس نے خدا کی پیداوار سے خداداد طاقتوں کے ذریعہ مال حاصل کیا ہوتا ہے ۔ اور اسی طرح سیاستدان سیاسی اقتدار

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں

اور سامانوں کے نتیجہ میں حاصل کرتا ہے ۔ مگر شیطان اسے آکر کہتا ہے کہ پتہ نہیں پھر تمہیں اقتدار ملے یا نہ ملے ۔ اگر تم نے بے انصافی نہ کی تو شاید تم سے اقتدار چھن جائے ۔ اس لئے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے تم خوب ناانصافیاں کرو ۔ چنانچہ شیطان اس کے دل و دماغ پر پردہ ڈال دیتا ہے اسے یہ حقیقت یاد نہیں رہتی کہ

خدا رحمٰن اور رحیم ہے

وہ خالق اور مالک یوم الدین ہے اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ کی رو سے اس دنیا میں حکومت اسی کی ہے اور فیصلہ اسی کا لاگو اور چالو ہے ۔ وہ پہلے کی طرح اب بھی موجود ہے اور اس کی طاقتیں اس دنیا میں کارفرما ہیں ۔ اس لئے کسی کے دل میں یہ شیطانی وسوسہ کہ دولت ملی گئی تو پھر پتہ نہیں ملے یا نہ ملے ، انصاف کیا تو کہیں اقتدار نہ

جاتا رہے۔ اسی قسم کے اور بھی بہت سے خوف ہیں جو شیطان انسان کے دل میں پیدا کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت کے اس ٹکڑے میں جس کی میں نے ابتداء میں تلاوت کی تھی فرمایا ہے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ یعنی تم ان شیطانی وساوس یا

شیطان صفت لوگوں سے مت ڈرو

اور مجھ سے ڈرو۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران: ۱۷۶)

یعنی شیطان اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے جو لوگ شیطان کے دوست بن جاتے ہیں اور خدا کے دوست نہیں بنتے ان کے دل میں شیطان خوف پیدا کرتا ہے کہتا ہے دیکھو! دولت چلی گئی تو پھر پتہ نہیں تمہیں ملے یا نہ ملے اور وہ بیوقوف یہ نہیں سمجھتا کہ پہلے جو دولت آئی تھی وہ شیطان نے تو نہیں دی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس دولت کو پیدا کیا اور ان طاقتوں کو بھی پیدا کیا جن کی بدولت اسے وہ دولت ملی۔ اس کا اپنا تو کچھ نہیں

اسی طرح جو شخص صاحب اقتدار بن جاتا ہے سیاسی میدان میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ کہتا ہے اگر میں انصاف کروں تو شاید میرا اقتدار جاتا رہے کیونکہ صاحب اقتدار لوگوں سے بے انصافی کے تقاضے بھی کئے جاتے ہیں۔ آخر شیطان کو قیامت تک جو مہلت دی گئی ہے تو اس کا یہی مطلب تھا کہ شیطان کو قیامت تک دوست ملتے رہیں گے جن کو وہ ڈراتا اور خوف دلاتا رہے گا۔ چنانچہ مطالبہ ہوتا ہے کہ

فلاں حصۂ ملک پر

یا فلاں جماعت پر یا فلاں گروہ پر ظلم کرو ورنہ ایجی ٹیشن ہو گی! ورنہ اقتدار تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔!!

پس شیطان اپنے دوستوں کو اس قسم کی باتوں سے ڈراتا رہتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں یہ ہدایت دیتا ہے کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ۔ شیطان کے دوست الٰہی احکام کے خلاف، الٰہی شریعت کے خلاف اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے خلاف لوگوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے ڈراتے ہیں مگر تم نے ان سے نہیں ڈرنا۔ ایک ہی چیز ہے۔ ایک ہی وجود ہے اور ایک ہی ہستی ہے جس کے خوف سے انسان کے

دل میں خشیت پیدا ہونی چاہئے

اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ کہ شیطان کے دوستوں سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری خشیت اختیار کرو۔

میں نے اس وقت دنیا کی نعمتوں کے ضیاع کے خوف کا حصہ زیادہ نمایاں کیا ہے ورنہ یہ چیز ہر قسم کے خوف کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ تاہم نعمتوں کے ضیاع کے خوف کی طرف میری توجہ لِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس عالمین کو پیدا کیا اور اس قابل بنایا کہ وہ تمہاری خدمت کر سکے تم اسے مسخر کر سکو۔

تسخیر کائنات کے لئے

تمہیں ہر قسم کی طاقتیں دیں۔ اس کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ ان ستاروں سے لے کر جن کی روشنی ابھی تک زمین تک نہیں پہنچی زمین کے ذروں تک کو تمہاری خدمت پر لگا دیا کہ تم ان پر حکومت کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو بڑی طاقتیں اور صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں۔ جن کی بدولت انسان دولت اور اقتدار کا مالک بنتا ہے۔ مگر شیطان اسے یہ کہتا ہے کہ تجھے دولت ملی ہے اس کو سمیٹنے اور جمع کرنے کی فکر کرو۔ خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو کیونکہ خدا کی یہ مخلوق اور یہ عالمین اور تیری طاقتیں تیرا ساتھ چھوڑ دیں گی تو پھر کیا کرو گے۔ آج دولت ملی ہے کل نہیں ملے گی مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح میں نے آج دولت دی ہے کل بھی دوں گا۔ مگر

شرط یہ ہے

کہ تم نے شیطانی خوف دل میں نہیں رکھنا بلکہ صرف مجھ سے ڈرنا ہے اور صرف میری خشیت کو اپنے دل پر وارد کرنا ہے۔ خشیت کے معنی دراصل ایسے خوف کے ہوتے ہیں کہ جس ہستی سے خوف کھایا جائے اس کی عظمت اور جبروت کا دل پر اثر ہو چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کی ہیبت اس کی عظیم قدرتوں کا احساس اور اس کے حاکم کل ہونے کا یقین ہے جو انسان کو خشیت اللہ پر مجبور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم اپنے دل میں شیطانی وساوس پیدا نہیں ہونے دو گے۔ میری عطا کردہ دولت اور اقتدار یا میری دوسری چیزیں مثلاً صلاحیتوں کے رنگ میں یا عقل کے رنگ میں یا

اخلاق کے رنگ میں عطا کی ہیں

ان کو میرے قرب کا ذریعہ بناؤ گے تو میں تم پر اور زیادہ انعام کروں گا۔ اب مثلاً جہاں تک اخلاقِ حسنہ کا تعلق ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ودیعت کردہ ہیں ورنہ انسان کی کیا طاقت تھی کہ وہ خدا کے فضل کے بغیر اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کر سکتا آپ دیکھ لیں وہ قومیں جنہوں نے اسلام کی طرف توجہ نہیں دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے ان کے ظاہری طور پر اخلاق اچھے ہوں تو ہوں ورنہ حقیقتاً وہ لوگ بااخلاق نہیں ہوتے مثلاً جب انگریز یہاں کے حاکم ہوا کرتے تھے تو وہ بظاہر بڑے دیانتدار بنتے تھے اور وہ اس بات پر بڑا فخر کیا کرتے تھے کہ دیکھو مسلمان اور ہندو کے آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں، خود اپنے فیصلے نہیں کر سکتے۔ ہم ان کے درمیان انصاف اور دیانتداری کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض ایک دکھاوا تھا۔ یہ دیانتداری ظاہری دیانتداری تھی۔ حقیقی دیانتداری نہیں تھی۔ کیونکہ انگریزوں کی تاریخ ہمیں بلا استثناء بتاتی ہے کہ جب بھی انصاف اور ان کے ذاتی یا قومی مفاد کا ٹکراؤ ہوا انہوں نے انصاف کو چھوڑ دیا۔

ذاتی اور قومی مفاد

کو ترجیح دی۔ چنانچہ وہ برصغیر میں ہمیں لوٹ بھی رہے تھے اور ہم وائٹ مینز برڈن

Whiteman's Burden

یعنی ہم بے رنگ قوموں کا بوجھ بھی تھے۔

مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا جب میں آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا تو ایک دفعہ میرے چند انگریز دوست میرے پاس آکر کہنے لگے کہ چلو سیر کو چلیں۔ اتوار کا دن تھا۔ ہم ایک باغ میں چلے گئے۔ ان میں سے ایک کے پاس کیمرہ تھا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ان سے

سبق آموز مذاق

کروں۔ چنانچہ میں نے کہا کہ میں ایک پوز (شکل) بناتا ہوں۔ تم اس کی تصویر لو۔ ان کو یہ بات سمجھ نہ آئی کہ اس سے میرا کیا منشاء ہے۔ خیر وہ کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے ان میں سے ایک کو کہا کہ وہ میری پیٹھ پر سوار ہو جائے۔ اور میں کچھ نوٹ اپنی جیب میں رکھتا ہوں۔ شکل یہ بناؤ کہ تم مجھ پر سوار بھی ہو اور میری جیب سے نوٹ بھی نکالنے لگے ہو ہم اس تصویر کے نیچے لکھیں گے

Whiteman's Burden

یعنی تم ہماری پیٹھ پر سوار بھی ہو اور ہمیں لوٹ بھی رہے ہو۔ پھر بھی دنیا میں یہ ڈھنڈورہ پیٹتے ہو کہ ہم تمہارے لئے ایک بوجھ ہیں

غرض حقیقی اخلاق

اللہ تعالیٰ کی منشا اور ہدایت

اور شریعت کے پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ حقیقی خلق جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے اس بات کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کا صحیح مصرف ہو۔ یہ مصرف اللہ تعالیٰ ہی نے اسلام کے ذریعہ سکھایا ہے اس لئے جن لوگوں کو صحیح مصرف کا علم ہی نہیں وہ اپنے اندر حقیقی اخلاق پیدا ہی نہیں کر سکتے۔ یہ ناممکن ہے۔

پس

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ جو لوگ شیطان کے دوست ہیں شیطان انہیں خوف دلاتا رہتا ہے۔ مثلاً وہ خوف دلاتا ہے کہ تمہاری دولت نہیں رہے گی۔ وہ خوف دلاتا ہے کہ تمہارا اقتدار نہیں رہے گا۔ چنانچہ شیطان جس قسم کا بھی خوف دلاتا ہے اس کا مقصد اور مطلوب یہ ہوتا ہے کہ انسان نیکیوں سے محروم ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شیطان کی آواز سنو گے تو نیک نہیں بنو گے۔ تم ان عظیم نعمتوں کو حاصل نہیں کر سکو گے جن کو میں نے اس دنیا میں تمہارے لئے پیدا کیا ہے لیکن اگر تم شیطان کے دوست نہیں بنو گے۔ اس کے خوف دلانے سے اثر قبول نہیں کرو گے بلکہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھاؤ گے۔ اس کی

عظمت اور جلال کا احساس

اور اس کی صفات حسنہ کی معرفت رکھو گے اور یہ یقین رکھو گے کہ یہ کائنات، یہ عالمین ہمیشہ تمہارے خادم رہیں گے اور یہ کہ تمہارے اندر وہ قوتیں موجود ہیں جن کے ذریعہ تم ان سے خدمت لے سکتے ہو تو پھر میں (اللہ) تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری اس خشیت (کہ کہیں اللہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کہیں ہم اس کی رحمتوں سے محروم نہ ہو جائیں) اس خوف کے نتیجہ میں لِأُتِمَّ نِعْمَتِي میں تم پر تمام نعمت کروں گا۔ چنانچہ قرآن کریم کے الفاظ میں اتمامِ نعمت کی حسین شکل یہ ہے

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ ۴)

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اتمام نعمت یعنی کامل شریعت تمہیں مل چکی ہے۔ اگر تم اس کامل ہدایت پر عمل کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو گے اپنی زندگیوں کو

اسلامی تعلیم کے رنگ میں

رنگین کر لو گے تو اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی تم پر اتمام نعمت ہو جائے گا تمہیں حسناتِ دنیا بھی اپنے کمال میں ملیں گی اور حسناتِ اخروی بھی کامل رنگ میں ملیں گی۔

اب اگر ہمیں یہ حسنات نہیں ملتیں تو اس میں

ہمارا اپنا قصور ہے

ہم نے خدا تعالیٰ کی بجائے بنی اسرائیل کا خوف اپنے دل میں بٹھا لیا۔ خدا تعالیٰ کی بجائے

روس کا خوف

اپنے دل میں پیدا کرلیا ... اللہ تعالیٰ کی ... سے امریکہ سے ڈرنے لگے اور یہ نہ سوچا الرحمٰن اور نا بہ وَعَلَیہِ توکّلنا یہ خدائے رحمان ہی ہے جس نے ہماری پیدائش سے قبل ہمارے لئے اَن گنت نعمتیں پیدا کیں دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی نہیں ہے جو عمل سے پہلے انعام دے رہی ہو۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کی پرچھائیاں اور سائے نظر آئیں تو آئیں

اللہ تعالیٰ کی صفات کے کامل جلوے

اُسی انسان پر نازل ہوتے ہیں جو اس کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

انگریزوں میں سے مالدار اور دولت مند لینڈ لارڈ اور کارخانہ دار لوگوں کو جب یہ نظر آیا کہ ان کے اپنے ملک میں عوام کی گرفت ان پر سخت ہو رہی ہے تو وہ نوآبادیات کی طرف نکل آئے۔ اور انہوں نے لوگوں پر ظاہر یہی کیا کہ وہ رحمٰن کی صفت کے جلوے دکھانے ہیں۔ یعنی وہ ان کے اندر عدل و انصاف قائم کرنے، ان کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے اور یہ کرنے اور وہ کرنے آئے ہیں۔ وہ اُٹھتے بیٹھتے لوگوں سے یہ کہتے تھے کہ ہم بیچارے تو تمہاری خدمت کے لئے تمہارے ملکوں میں پہنچے ہیں۔ اور تم خواہ مخواہ ہم سے ناراض ہوتے ہو۔ ہم تو تمہارے خادم ہیں

گزشتہ سے پیوستہ سال

جب میں افریقہ گیا

تو نائیجیریا کے سربراہ یعقوبو گوون سے میری ملاقات تھی۔ اس سے پہلے میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے ایک دو دن میں جو جائزہ لیا ہے اور مشاہدہ کیا ہے میرا تاثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر نعمت عطا فرمائی تھی مگر تم ہر نعمت سے محروم کر دئے گئے ہو۔ وہ سمجھے تھے کہ میرا عیسائی مشنوں کی طرف اشارہ ہے چنانچہ اگلے روز جب یعقوبو گوون سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے کہا میرا یہ تاثر ہے جس کا میں نے اپنے دوستوں سے اظہار بھی کیا ہے کہ

You had all but you were deprived of all.

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر چیز عطا فرمائی تھی مگر تم ہر چیز سے محروم کر دئے گئے ہو۔ میں نے جب یہ فقرہ کہا تو اس نے بے ساختہ کہا

How true you are!
How true you are!
How true you are!

پس کہنے کو تو بغیر کسی عمل کے نائیجیریا پر احسان دھرنے لگے تھے۔ نائیجیریا نے انگریز پر کوئی احسان تو نہیں کیا تھا کہ وہ وہاں پہنچا تھا۔ بقول خود ان کی خدمت کرنے کے لئے ان کا یہ عمل رحمٰن کی صفت سے ملتا جلتا ہے

صفتِ رحمٰن کا مطلب

یہ ہے کہ کسی عامل کے عمل کے بغیر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ مثلاً اس نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے لئے ہزارہا چیزیں پیدا کر دیں۔ انگریزوں کا اہلِ افریقہ سے سلوک گو بظاہر اس سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقتاً اس کے برعکس ہے۔ انگریز ان کو ایکسپلائٹ کرنے کے لئے گئے تھے۔

میں اپنی تقریروں میں از بعض دوستوں سے کہتا تھا کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جب پادریوں کی فوج تمہارے ملک میں داخل ہوئی تو اعلان انہوں نے یہی کیا تھا کہ وہ "خداوند یسوع مسیح" کی محبت کا پیغام لے کر آئے ہیں لیکن ان پادریوں کی صفوں کے پیچھے ان کی جو فوجیں داخل ہوئیں ان کی توپوں سے پھول نہیں جھڑتے تھے بلکہ گولے برسے تھے اور انہوں نے جو تمہارا حال کیا وہ تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو مجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہم (جماعت احمدیہ کے مبلغین بعض ملکوں میں) پچاس سال سے کام کر رہے ہیں۔ اور تم جانتے ہو۔ تم بھی گواہ ہو اور تمہاری حکومتیں بھی گواہ ہیں ہم تمہاری ایکسپلائٹیشن کے لئے نہیں آئے۔ ہم تمہیں لوٹنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم تمہاری خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم ایک پیسہ تمہارے ملکوں سے باہر نہیں لے گئے بلکہ لاکھوں روپے باہر سے لاکر تمہارے ملکوں میں خرچ کر دئے ہیں۔ چنانچہ ایسی بے لوث خدمت کا ان کے عوام کو بھی پتہ ہے اور ان کی حکومت کو بھی علم ہے۔ اس واسطے

ہمارے ساتھ ان کا سلوک

برادرانہ ہے۔ وہاں اکثر ملکوں میں کئی انقلاب آئے۔ یکے بعد دیگرے حکومتیں بدلتی رہیں کبھی فوجی حکومت آئی کبھی سول حکومت آئی لیکن ہر حکومت ہمارے ساتھ بڑی عزت و احترام سے پیش آتی رہی۔ تاہم جہاں کہیں تعصب برتا جاتا ہے اس کی ذمہ دار عیسائیت ہے کیونکہ عیسائیت کے ساتھ ہماری روحانی جنگ ہو رہی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ جاری رہے گی۔ ہم اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے جہاں کہیں عیسائی پادریوں کا داؤ لگتا ہے وہ ہماری مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے

غرض میں بتا یہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ کسی اور کی خشیت تمہارے دل میں پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ تمہارے دل میں خشیت صرف اللہ کی پیدا ہو۔ دیکھو! تم

اسلامی تعلیم اور اسلامی ہدایت

کے نتیجہ میں تھوڑی یا بہت معرفت حاصل کر چکے ہو کہ اللہ تعالیٰ پیار کرنے والا اور رب رحمان ہے۔ اگر تم اپنی عقل سے کام لو تو تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ دنیا میں اور کوئی ہستی نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کی عظمت اور جلال کا تقاضا ہے کہ انسان دل اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہے۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اللہ تعالیٰ کی ایسی بے شمار نعمتیں ہیں جو ہمارے عمل کے وقت سے پہلے پیدا کی گئیں۔ ہر آدمی کے عمل کا ایک وقت ہے۔ بنی نوع انسان کی پیدائش کے بعد عمل کے وقت سے غیر معین زمانہ پہلے سے وہ نعمتیں عطا کی گئیں اور ان کی

تدریجی نشوونما کا سلسلہ

اس دنیا میں جاری ہے۔ مثلاً بعض ایسے ستارے ہیں جن کی روشنی زمین پر پچھلے سو سال میں پہنچی ہے اس سے پہلے نہیں تھی یا چودہ سو سال پہلے نہیں تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آگئی۔ کثرتِ شہب میں شاید اسی طرف اشارہ ہو۔ دوسرے ستاروں کی روشنیاں بھی کثرت سے زمین پر پڑ رہی ہیں غرض سورج چاند اور ستاروں کی روشنی زمین پر پڑتی ہے اور زمین کی خدمت کی طاقت کو زیادہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح انسان کی بھی تدریجی ترقی جاری ہے۔ وہ جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ اس کی غذا میں بھی ایک تدریجی ارتقاء کا اصول کام کرتا ہوا نظر آتا ہے

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تم اس پر ایمان لائے ہو

جو رحمان ہے اور اگر رحمان خدا پر تم نے توکل نہیں کرنا تو پھر کیا اس پر توکل کرنا ہے جس کے اندر خدائے رحمان والی کوئی ایک طاقت بھی نہیں ہے۔ یعنی جب کوئی شخص عمل کرتا ہے تو اس کی صحیح اور مناسب جزا دینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ نہ شیطان اور نہ اس کے چیلے۔ اور یہی آجکل کے سارے فسادات کی جڑ ہے یعنی جو حقدار ہے اسے اس کا حق نہیں مل رہا بہرحال یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جس کے بعض حصے میں پہلے کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی حسین تعلیم دی ہے ہم احمدیوں کو بھی

یہ تعلیم بھولنی نہیں چاہئیے

ہمارے دل میں سوائے اللہ کے کسی اور کی خشیت نہیں پیدا ہونی چاہئیے کیونکہ ہم تو اللہ کے دوست ہیں۔ یہ تو شیطان کے دوست ہیں جن کے دل میں غیر اللہ کی خشیت پیدا ہوتی ہے شیطان خود سرکش اور اپنے دوستوں کو خدا سے دور لے جانے والا ہے۔ جو شخص خدا سے دور لے جانے والے کا دوست ہوگا اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کے دل میں غیر اللہ کی خشیت پیدا ہو گی تو ہم اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوں گے کہ شیطان کے ساتھ اس نے دوستی لگائی ہے کیونکہ

قرآنِ کریم کہتا ہے

کہ جب کسی کے دل میں غیر اللہ کی خشیت پیدا ہوتی ہے تو یہ علامت ہوتی ہے شیطان کی دوستی کی۔ بہرحال ہمیں اس تعلیم پر عمل پیرا رہنا چاہیے جس کے متعلق قرآنِ کریم نے بار بار زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

(ابراہیم: ۱۳)

بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئیے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

(آل عمران: ۱۶۱)

اور چاہئیے کہ مومن صرف اللہ پر توکل کریں

غرض مومن بندوں کو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے

کسی اور پر توکل نہیں کرنا چاہئیے

کیونکہ یہ صرف خدائے رحمان ہی ہے جس پر توکل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔ اس نے اپنی صفاتِ حسنہ سے متصف ہونے اور ان کا مظہر بننے کی طاقت انسان کے اندر ودیعت کر رکھی ہے یہ اب انسان کا کام ہے کہ وہ خداداد طاقتوں اور صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لائے تاکہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن سکے اس کے اندر الٰہی صفات کا رنگ جلوہ گر ہو

قرآنِ کریم نے اس مسئلہ پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ مختصراً یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے گا وہ نیکی کی توفیق پائے گا۔ جو شخص

نیک بننے کی کوشش

کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری کی پردہ پوشی بھی کرتا ہے۔ اس کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے وہ خود اپنے فضل سے اس کے لئے نیکی کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اس کی عقل میں ترقی بھی عطا کرتا ہے۔ مال و دولت میں فراخی بھی بخشتا ہے اور جب مال و دولت جمع ہو جائے تو پھر اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ انسان کو نور عطا کرتا ہے اور نور کے اتمام کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا

لِأُتِمَّ نِعْمَتِي

میں تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کروں گا
جو شخص خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے وہ ایک جگہ کھڑا تو نہیں رہتا۔ اس کا ہر روز پہلے روز سے زیادہ شاندار اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو زیادہ حاصل کرنے والا اور اس کے پیار کو زیادہ پلنے والا ہوتا ہے۔ وہ

اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا

اور اس کی صفات کی معرفت میں دن بدن ترقی کرتا ہے۔ وہ نور جو خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو عطا فرماتا ہے اس نور میں روز بروز زیادہ شدت پیدا ہوتی ہے ویسے نور اور نور میں بھی فرق ہے۔ ایک نور ہے سرسوں کے تیل سے جلنے والے دیئے کا۔ اس کی بھی ایک روشنی ہے اور ایک روشنی ہے سورج کی۔ ظاہر ہے ان کے درمیان بہت فرق ہے۔ جس طرح دیئے اور سورج کی روشنی میں بہت بڑا فرق ہے اسی طرح سورج کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کے نور میں بے اندازہ فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نور کی اصل حقیقت

کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک نہ ختم ہونے والی ترقی اور حرکت ہے جو انسان کو خدا کے قرب کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی حرکت ہے۔ یہ تو ابدی زندگی میں بھی ختم نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے بندے اور خدا کے درمیان لامحدود فاصلہ ہے۔

جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے اس کی تاریخ میں مختلف مراحل میں مختلف حالات پیدا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی ہمارا مخالف بڑے زوروں پر ہوتا ہے وہ کہتا ہے بس آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کو مٹا دیا جائے گا کبھی مخالف کے مکر اور تدبیر میں کمی نظر آتی ہے۔ کبھی جماعت کے اندر دنیا کو نسبتاً کمزوری نظر آتی ہے کبھی نسبتاً زیادہ ضمانت نظر آتی ہے۔ جس وقت ہمارے اندر نسبتاً کمزوری ہوتی ہے اس وقت بھی ہمیں کوئی خوف نہیں ہوتا کیونکہ

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے

کہ جماعت ناکام نہیں ہوگی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا ہے:-
"میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے"
قرآن کریم نے بھی مومنوں کو بشارت دی تھی:-
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
(آلِ عمران: ۱۴۰)
اگر تم مومن ہو تو پھر تم ہی غالب ہوگے۔ حقیقت یہی ہے کہ جنگ کا آخری نتیجہ ہی فیصلہ کن ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی جھڑپوں سے فیصلے نہیں ہوا کرتے۔ اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ میں دشمنانِ اسلام کے مقابلے پر بالآخر مسلمانوں ہی نے کامیاب ہونا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ ان شاء اللہ پوری ہوگی۔

جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں پہلے بھی کچھ لوگ کمزوری دکھاتے تھے اب اس وقت بھی بعض لوگ کمزوری دکھاتے ہیں تاہم

اللہ تعالیٰ سہارا دیتا ہے

وہ ان میں سے اکثر کو بچا لیتا ہے۔ جس وقت دشمن بڑے زوروں پر ہوتا ہے اس وقت لوگ دو قسم کی کمزوریاں دکھاتے ہیں (یا اگر منافقوں کو بھی شمار کر لیا جائے تو تین قسم کے لوگ کمزوریاں دکھاتے ہیں لیکن میں اس وقت منافقوں کو شمار نہیں کرتا) ایک تو یہ کمزوری کہ وہ ارتداد اختیار کر لیتے ہیں۔ دوسری یہ کمزوری کہ بعض لوگ زبانی طور پر صداقت کا انکار کرتے ہیں لیکن دل میں پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ صداقت یہی ہے۔ اور اسلام کا اصلی چہرہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا ہے۔ لیکن جسمانی اور روحانی کمزوری کے نتیجہ میں وہ اظہارِ حقیقت میں کمزوری دکھاتے ہیں جس کی کمزور انسان کو کسی حد تک اجازت بھی دی گئی ہے۔

فی الواقعہ کمزوری تو ہے لیکن حالات کی مجبوری کے نتیجہ میں نہ قرآن کریم اور نہ قرآنِ کریم کے خدا نے ایسے لوگوں کو برا بھلا کہا ہے اس لئے ہم بھی ایسے لوگوں کو برا نہیں کہتے البتہ کمزور ایمان ضرور کہتے ہیں۔

ان کے برعکس جو لوگ ارتداد اختیار کرتے ہیں وہ چونکہ پہلے ہی کمزور ایمان والے ہوتے ہیں

الٰہی سلسلہ کی مخالفت

اور مختلف قربانیوں کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے وہ اس سلسلہ کو ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں شیطان کے اولیاء یعنی دوست بڑے خوش ہوتے ہیں کہ فلاں نے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں قرآن کریم نے ہمیں یہ کہہ کر بڑی تسلی دی ہے۔ فرمایا یہ نہ دیکھنا کہ ایک یا دو نے ارتداد اختیار کر لیا ہے بلکہ یہ دیکھنا کہ ان دنوں قوم نے ایمان اختیار کیا ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جو نصرت جماعت احمدیہ یا اسلام کو

ہمہ وقت ترقی کی طرف

لے جا رہی ہے اس میں کوئی رخنہ یا کمی تو واقع نہیں ہوئی۔ جو لوگ ارتداد اختیار کرتے ہیں وہ بدقسمت ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں لیکن جماعت

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

محروم نہیں ہوتی۔

دوسرے جس وقت جماعت بظاہر کمزور ہو رہی ہوتی ہے جماعت کی ترقی کی لہریں بہت اونچی اٹھتی دنیا کو نظر آ رہی ہوتی ہیں اس وقت بھی جماعت کے بعض لوگ کمزوری دکھاتے ہیں کیونکہ شیطان تو کسی وقت غافل نہیں ہوتا۔ وہ بعض لوگوں کے دلوں میں تکبر پیدا کر دیتا ہے وہ کہتا ہے تم نے اپنی طاقت اپنی فراست اور اپنے ہنر سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ یہ بھی بڑے خطرے کا مقام ہے۔ غرض ہر دو مقام بڑے خطرے کے ہیں۔ کمزوری کے وقت شیطان سے ڈرنا یہ بھی خطرے کا مقام ہے اور طاقت کے وقت اپنے نفس کو خدا بنا لینا اور تکبر کی راہوں کو اختیار کرنا یہ بھی خطرہ کا مقام ہے۔ دراصل نہ کمزوری کے وقت شیطان سے ڈرنا چاہیئے اور نہ طاقت کے وقت اپنے نفس کو خدا بنا لینا چاہیئے۔ اور نہ اپنے دوستوں کو خدا سمجھنا چاہیئے۔ اس حقیقت اور اس

صداقت پر ہمیشہ قائم رہنا ہے

کہ جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے ہماری حیثیت مردہ کیڑے کے برابر بھی نہیں ہے اگر ہم کچھ ہیں تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں اگر اس کا فضل اور رحمت ہمارے شاملِ حال نہ ہو تو ہم کچھ بھی نہیں۔ پھر تو ہمارا دشمن بڑی آسانی کے ساتھ ہمیں پاؤں کے نیچے اس طرح مسل سکتا ہے جس طرح افریقہ کا وحشی بھینسا جب غصہ میں آتا ہے تو وہ اپنے دشمن کو اس طرح لتاڑتا ہے کہ اس کی ہڈیوں تک کو پیس کر ذرہ ذرہ بنا کر مٹی میں ملا دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت میرے اور تمہارے شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا سہارا اور مدد حاصل نہ ہو تو اس وقت جب تم میں سے بعض لوگ بڑے فخر سے اپنی گردنیں اٹھا رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی دشمن میں اتنی طاقت ضرور ہوتی ہے کہ وہ اس وحشی بھینسے کی طرح ہمارے گوشت اور ہڈیوں کا قیمہ بنا کر مٹی میں ملا دے۔ اور پھر ہوا کا جھونکا آئے اور اس غبار کو اڑا کر لے جائے۔ پس

یہ بھی خطرہ کا مقام ہے

اس سے بھی جماعت کو بچنا چاہیئے

اب مثلاً گزشتہ سال ڈیڑھ سال میں سیاسی میدان میں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ جن لوگوں کے ساتھ جماعت کی اکثریت تھی وہ کامیاب ہو گئے۔ لیکن اگر کوئی احمدی یہ کہتا ہے کہ اب ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب ہم کچھ بن گئے ہیں تو یہ اس کی بڑی حماقت ہوگی۔ بعض دفعہ لوگ میرے پاس بھی آ جاتے ہیں کہ سفارش کر دیں۔ مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور مجھے ان پر بڑا غصہ آتا ہے۔ اسلام کے ذریعہ اور اب اسلام کے عظیم روحانی جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تمہیں خدا اور اس کی صفات سے روشناس کیا گیا ہے مگر اس کے باوجود تم خدا کو چھوڑ کر سفارش کی طرف متوجہ ہوتے ہو۔ اس لئے کہ سیاسی میدان میں بظاہر ایک چھوٹی سی فتح نہیں حاصل ہو گئی ہے

ایک احمدی کا یہ مقام نہیں ہے

اسے خود خدا تعالیٰ کو قاضی الحاجات سمجھنا چاہیئے اور جو غیر ایسا نہیں سمجھتے ان کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہرسہ شیخ کے ایک بڑے زمیندار تھے ان کے آباؤ اجداد میں ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ یہ ان کی اولاد میں سے تھے۔ وہ روحانی طور پر بزرگ، یہ جسمانی طور پر اور دنیوی طور پر زمینوں والے تھے۔ وہ جو ان کے بزرگ تھے ان کی قبر پر چڑھاوے بھی چڑھتے تھے۔ انہوں نے کچھ مجاور رکھے ہوئے تھے۔ ان سے یہ اپنا حصہ لیا کرتے تھے۔ گاؤں میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنیاں ایک عام بات ہے۔ چنانچہ ان کے دشمنوں نے مجاوروں کو اکسایا تو انہوں نے ان کو حصہ دینا بند کر دیا۔ نوبت مقدمہ تک جا پہنچی۔ چنانچہ ان کا مقدمہ جب سیشن جج کی عدالت میں گیا تو وہ ایک دن میرے پاس آ گئے کہ آپ میری سفارش کریں۔ میں نے ان سے کہا ہم آرام سے قادیان میں بیٹھے ہوئے تھے ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہاں سے اکھاڑ کر

ربوہ میں اس لئے آباد نہیں کیا

کہ تمہارے پاس پہلے ایک سو سفارشی تھا تو اب ایک سو ایک ہو جائے۔ تمہیں تو سفارش کروانے کی گویا عادت پڑی ہوئی ہے۔ ہم تو کسی اور مقصد کے لئے تمہارے علاقے میں بھیجے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کو توحید باری تعالیٰ کے متعلق مختصراً بتایا اور کہا دعا کرو۔ خدا پر توکل رکھو۔ یہ نہ کہو کہ ہمیں حصہ ملے بلکہ اس کے حضور دعا کرو کہ اگر ہمارا حق ہے تو ہمیں مل جائے۔ مگر وہ کہاں سمجھنے والے تھے۔ وہ تو توحیدِ حقیقی کو پہچانتے ہی نہیں۔ میں بڑا تنگ آیا۔ آخر میں نے ان سے کہا کہ آپ لکھ کر دے جائیں۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں کروں گا انہوں نے مجھے ایک کاغذ پر لکھ دیا۔ میں نے دعا کی کہ اے خدا اگر ان کا حق ہو تو مل جائے اور اگر نہیں تو نہ ملے۔ تجھے اصل حقیقت کا پتہ ہے مجھے تو اس کا علم نہیں ہے۔

اب اس مقدمہ میں مجاوروں نے وہ اپنا حق ذاتی سمجھے تھے۔ ہمارے نزدیک نہ تو کسی مجاور کا حق ہے اور نہ کسی اور کا۔ بہرحال مقابلہ ان کے اور مجاوروں کے درمیان تھا اور چھ سات دن کے بعد جج نے فیصلہ سنانا تھا خیر وہ چلے گئے۔ جس دن جج نے فیصلہ کرنا تھا اس سے ایک روز پہلے پھر میرے پاس آگئے (یہ کالج کے زمانہ کی بات ہے اُس وقت میں کالج کی کوٹھی میں رہتا تھا) مجھے اطلاع ملی تو میں بڑا گھبرایا۔ کیونکہ ہم ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو ادھر اُدھر کی باتیں کرکے ٹال دیتے ہیں۔ میں نے سوچا اگر میں نے سچی بات کہدی تو ان کو تکلیف ہوگی۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب سمجھا دیا

میں باہر نکلا اور کہا چوہدری صاحب! آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی جس کو میں نے کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ میرا مطلب تھا خدا تعالیٰ سے میں نے کہنا تھا سو وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ خیر وہ یہ جواب سن کر چلے گئے۔ میں تو اپنے کام میں مشغول رہتا تھا مجھے یاد بھی نہ رہا۔ چند دن کے بعد مجھے کسی دوست نے بتایا کہ فلاں صاحب چنیوٹ میں مجھے ملے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں نے میاں صاحب کا شکریہ ادا کرنے جانا ہے۔ میرے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے ان کو بڑا سمجھایا کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کسی کے پاس سفارش نہیں کی تھی۔ اور میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ میں خدا سے دعا کروں گا کیونکہ وہ

بڑی طاقتوں والا

ہے مگر آپ یہ بات سمجھتے نہیں۔ وہ چلے گئے مگر مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات کو جھوٹا سمجھے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے انہوں نے سفارش تو ضرور کی ہے مگر یہ بتانا نہیں چاہتے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام کے ذریعہ تم نے خدائے رحمٰن کو پہچانا ہے تو کیا پھر اس کے بعد بھی تم کسی اور پر توکل کروگے؟ کیا اس کے علاوہ کسی اور ہستی کی خشیت تمہارے دل میں پیدا ہوگی؟ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا خواہ ہمارے اوپر بظاہر کمزوری کا دور آئے اور مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اس صورت میں بھی ہم نے اس بات سے نہیں ڈرنا کہ شیطان جیت گیا اور خدا تعالیٰ کے وعدے پورے نہیں ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے خدا تعالیٰ نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں زندہ رہنے اور زندہ کرنے کیلئے پیدا کیا ہے

ہماری جماعت دوسروں کی روحانی مُردنی کو دور کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ دنیا ہے

کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور کوئی ایسی طاقت نہیں جو بحیثیت جماعت ہمیں مٹا سکے۔

خوف کی کوئی بات نہیں

ہے۔ ہم خدا کے عاجز بندے ہیں۔ اور اسے اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ یہ تو شیطان کے دوست ہیں جن کے دل میں شیطانی وساوس کے نتیجہ میں غیر اللہ کی خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہم خدائے رحمٰن کے عاجز بندے ہیں۔ ہم نے اس کا دامن پکڑا ہے۔ پس جب اس کی عظمت اور جلال ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے تو شیطان کی کیا مجال ہے کہ وہ ہم پر کوئی وار کرے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہیں تو شیطان کے تیر ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسی طرح جب ہم پر کامیابی کا وقت آئے تو اس وقت تکبر بالکل نہیں کرنا۔ خدا کے دامن کو ہرگز نہیں چھوڑنا پس چاہیئے کہ تم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ تا رحمان خدا تم سے پیار کرے۔ اگر تم نے یہ سمجھ لیا کہ ہم کچھ بن گئے۔ ہماری طاقت بڑھ گئی۔ ملک میں ہمارا بھی کوئی اثر ورسوخ پیدا ہو گیا تو تم مارے گئے۔ تم نے اسی دن اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کرلئے۔ لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت اللہ کے دامن کو عسر اور یسر ہر دو حالتوں میں پکڑے رکھیں۔ نہ ایک وقت میں بزدلی، کمزوری اور سستی دکھائیں نہ دوسرے وقت میں تکبر اور انانیت کا مظاہرہ کریں بلکہ ہر دو حالتوں میں کامل ایمان اور

کامل تقویٰ اور کامل توکل اور کامل تذلل

اور کامل انکسار کا مظاہرہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہم سے بھی جو کام لینا چاہتا ہے وہ اپنے وقت پر لے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جو ایک دن ضرور پورے ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ ہم اپنی ذمہ داریاں نہیں نباہیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کرے گا جو ان ذمہ داریوں کو پورا کرے گی۔ اور اسلام کو شاہراہ غلبہ پر آگے سے آگے لے جائے گی۔ خدا کرے کہ یہ سعادت ہمارے نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل و سمجھ عطا کرے اور ہمیں غلبہ اسلام کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو پختہ کرے۔ خدائے رحمٰن سے ہمارا تعلق اتنا مضبوط ہو جائے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے قطع نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت کو اس طور پر، اس قدر اور اس رنگ پر بھر دے کہ

لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ

کا جو وعدہ ہے اس کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگیں۔ خدا کے پیار کا سلوک ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ ✿

ماہنامہ رحمت سے دو باتیں (بقیہ ص)

حل ہو جائے گا۔

اس کے لئے مدیر محترم کی توجہ کو رسالہ "زاویہ امن" میں شائع ہونے والے خاکسار کے مسلسل مضمون "اجرائے نبوت" کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

اپنے مضمون کے آخر میں مولانا ریاضی صاحب تمام مسلمانوں کو ہوشیار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"تامل ناڈو میں مسلمانوں کے درمیان ان لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دینا درست نہیں۔ جس طرح ہمارے علمائے سابقہ نے ان کا منہ توڑ جواب دیا تھا اسی طرح اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اور ہمارے تمام رسائل اور اخبارات ان کے زہریلے پروپیگنڈوں سے مسلم نوجوانوں کو ہوشیار کرائیں اور ان سے ہمارے نوجوانوں کو بچائیں۔"

گویا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اب تک جتنی کوششیں اور کاوشیں کی گئی تھیں اور اس کے عوض میں جس قدر اور جس قسم کی ناکامیوں اور نامرادیوں کا سامنا ہوا تھا اس سے پیٹ نہیں بھرا تھا۔ کہ از سرِنو مخالفتِ احمدیت کی ترغیب دی جارہی ہے

انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی اگر یہ انسان کی قائم کردہ جماعت ہوتی تو کبھی کی تباہ و برباد ہو چکی ہوتی۔ اسی لئے کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ
(الحاقۃ)

(۲) فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ
(سورہ یونس)

گویا کہ جھوٹے نبیوں اور مفتریوں کو نیست و نابود کرنے کا ذمہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں لیا ہے اس کام کے لئے خدا تعالیٰ کو ان "علمائے کرام" اور "جوانمردوں" اور ان کے اخبارات و رسائل کی ضرورت نہیں۔ ؎

یہ اگر کاذب کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
(مسیح موعودؑ)

لیکن اس کے برعکس مامورین من اللہ کی جماعتوں کی حفاظت اور ان کی نصرت کا ذمہ بھی خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ اس لئے ایسی جماعتوں کو دنیا سے مٹا دینا کسی ملاّں مولوی یا جوانمردوں کے بس کی بات نہیں۔

چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف مخالفین احمدیت کی طرف سے کئی بار ہو چکا ہے کہ ان کے واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے اور جوانمردوں نے بقول مولوی ریاضی صاحب احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہا۔ لیکن یہ جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع تر ہوتی رہی اور ان اکابرینِ امت کی تمام کاوشوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفین کو بھی اس حقیقت کا اقرار کرنا پڑا ہے کہ یہ (احمدیت) ایک تناور درخت ہو چکا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی نظر آتی ہیں

غرض جب یہ سلسلہ ایک کمزور اور ضعیف پودے کی شکل میں تھا تو اس وقت مسلمانوں کے واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام قوت، طاقت اور صلاحیتوں سے اس کو اپنے پیروں کے نیچے مسلنے اور کچلنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں نامراد رکھا اور آج یہ پودا پھولتا پھیلتا ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اب اس کو اکھاڑ پھینکنا مولوی ریاضی صاحب جیسے مولویوں اور جوانمردوں کے بس کی بات نہیں

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی باسی کڑھی میں پھر اُبال آرہا ہے۔ ان سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
(مسیح موعودؑ)

درخواستہائے دعا

مکرم ایس ایم رضوان صاحب لیبر آفیسر موسے بنی مائنز بہار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
خاکسار لطیف الرحمٰن احمدی چودہ کلاٹ

خاکسار کی والدہ اور ہمشیرہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار سید صباح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ

مکرم برادرم سید محمود احمد صاحب ڈنلوپ ربڑ ورکس کلکتہ جو گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے تا حال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ٹانگ کی شکستہ ہڈی پہ پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ ایک ہاتھ کی ہڈی بھی متاثر ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے
خاکسار رفیق احمد گجراتی درویش قادیان

ماہنامہ "رحمت" (تامل) سے دو باتیں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس

احمدیہ مسلم مشن مدراس کے زیر اہتمام جب سے تامل رسالہ "راہِ امن" شائع ہو کر منظر عام پر آگیا ہے تامل ناڈو کے بعض علماء اور ان کے رسائل اس کے خلاف صف آراء ہیں۔ ان میں ترونلویلی سے نکلنے والے ماہنامہ "رحمت" اور اس کے ایڈیٹر مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ریاضی پیش پیش ہیں۔ چنانچہ ہر ماہ اپنے رسالہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ نہ کچھ زہر افشانیاں کرتے ہی رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان تمام اعتراضات و الزامات کا دندان شکن جواب بھی ہمارے رسالہ کے ذریعہ دیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے علمی طبقہ میں اس رسالہ (راہِ امن) اور اس کے مضامین کی بڑی مقبولیت پیدا فرمائی ہے۔

ماہِ نومبر کے رسالہ الرحمت میں "مسلمانو! ہوشیار" کے زیرِ عنوان جو اداریہ شائع ہوا ہے اس کا جواب خاکسار نے روانہ کیا ہے اس کا ترجمہ قارئینِ بدر کی دلچسپی کے لئے اور تحریکِ دعا کے طور پر ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تامل ناڈو میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ریاضی اور ان کے رسالہ "رحمت" کو بہت پریشان کر رہی ہیں اور اس سے ان کی نیندیں حرام ہو رہی ہیں۔

چنانچہ مولانا موصوف نے اپنے رسالہ کی ماہ نومبر ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں "مسلمانو! ہوشیار" کے زیرِ عنوان ایک اداریہ شائع کیا ہے جس میں موصوف لکھتے ہیں:۔

"حال ہی میں تامل ناڈو کے قادیانیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو نہایت زور و شور کے ساتھ شروع کر دیا ہے۔ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے علمی طبقوں میں اور خاص کر تعلیمی اداروں اور مسلم نوجوانوں اور طالب علموں کی مجلسوں میں چندے وصول کئے بغیر اپنے رسالے اور دیگر لٹریچرز مفت بھیجنا شروع کر دیا ہے قادیانی لوگ اپنے زہریلے عقاید اور تعلیمات مسلمانوں کے درمیان پھیلانے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی باتیں بہت سحر انگیز اور عوام کی عقلوں پر پردہ ڈالنے والی اور بے ہوش کرنے والی ہوتی ہیں"

خدا کا شکر ہے کہ کم از کم اس وقت مولانا صاحب اس بات کے معترف ہوگئے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ تبلیغی میدان میں دیگر مسلمانوں اور ان کے فرقوں کی نسبت سرگرم عمل ہے۔

یہ بات سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ان میں سے صرف ایک ہی فرقہ میرے اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چل کر یَتلُوا عَلَیْھِم اٰیَاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِم وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ اور وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے مطابق تبلیغ اسلام کا فریضہ بحسن و خوبی ادا کرنے والا ہوگا۔ اور یہی فرقہ صحیح معنوں میں ناجی فرقہ ہوگا۔ اور باقی سب ناری ہوں گے۔

مولانا ریاضی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی یہ سرگرمیاں صرف تامل ناڈو کی حد تک محدود نہیں بلکہ ساری دنیا اس کی ان تبلیغی سرگرمیوں کی آغوش میں ہے۔ اور اکناف عالم میں تبلیغ احمدیت کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور نصف النہار کی طرف بڑھ رہا ہے اور آپ جیسے "آنکھوں" کے بیماروں کی آنکھیں چندھیانے کے لئے ہی کافی ہے۔ انشاءاللہ مستقبل قریب میں تامل ناڈو میں کیا ساری دنیا میں احمدیت فتح اور کامیابی حاصل کرنے والی ہے

آپ کو اس بات کی تکلیف ہے کہ ہم اپنے رسالے اور لٹریچرز وغیرہ بغیر کسی قسم کے چندے یا معاوضے لئے مفت روانہ کر رہے ہیں خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام ہندوستان سے نکلنے والے اردو انگریزی ملیالم اور تامل رسالوں کے علاوہ ساری دنیا سے مختلف زبانوں میں بیسیوں اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں نیز شعبہ نشر و اشاعت کی زیرِ نگرانی ہر سال لاکھوں روپے کے لٹریچرز تقسیم کئے جاتے ہیں یہ رسالے اور لٹریچرز آپ کی طرح تجارتی نقطۂ نگاہ سے یا حصولِ منفعت کی خاطر شائع نہیں کرتے بلکہ محض تبلیغ و اشاعت اور اسلام کا روح پرور پیغام اور تعلیمات اکناف عالم میں پھیلانے کی نیت سے ہی شائع کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں اپنے اس عظیم اور بے نظیر مقصد میں شاندار کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں سعادتمند روحیں اس الٰہی آواز کی طرف کھنچی آ رہی ہیں

یہی ہمارا سرمایۂ حیات ہے اور یہی ہمارا نصب العین ہے۔ صرف چند ٹکوں کی خاطر ہم نے یہ کام شروع نہیں کیا اس لئے آپ کو اس

خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج تامل ناڈو

بات کی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ہم اپنے رسالے وغیرہ مختلف اداروں یا افراد کو مفت بھجواتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جانے والے ناقابلِ تردید دلائل و براہین سے لاجواب ہو کر مولوی صاحب موصوف ان باتوں کو سحر انگیز اور انسانی قلوب پر پردہ ڈالنے والی اور مدہوش کرنے والی قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ مامور من اللہ کے مقابل پر کھڑے ہونے والے "علماء کرام" کا یہ بھی ایک طریق رہا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حق و صداقت کی باتیں سننے کے بعد اس کا انکار کرنے والے ہمیشہ یہی کہا کرتے ہیں۔

اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (۷:۶)

مَا ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی (۲۸:۳۶)

یعنی یہ تو صرف سحر انگیز اور ملمع سازی کی باتیں ہیں حضرت موسٰی علیہ السلام اور حضرت سرورِ کائنات کو بھی ان کے زمانہ کے مخالفوں نے ساحر اور کذاب یعنی سحر انگیز اور ملمع سازی کی باتیں کرنے والے ہی قرار دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا

کَذٰلِکَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

(سورۃ الذاریات آیت ۵۲)

یعنی اسی طرح ان سے قبل جب بھی ان کے پاس کوئی رسول یا مامور آتا وہ یہی کہا کرتے تھے کہ یہ تو ساحر اور کذاب اور مجنون ہے۔

اسی نہج کو اختیار کرتے ہوئے مولوی صاحب موصوف بھی ہماری باتوں کو سحر انگیز، انسانی قلوب کو مائل کرنے والی اور مدہوش کرنے والی قرار دیتے ہیں تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ!!

مولوی ریاضی صاحب اپنے رسالہ کے اداریہ میں لکھتے ہیں:۔

"ان کی زیادہ تر کوشش یہی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے اس عقیدہ اور یقین سے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا منحرف کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرائیں۔ ان کے اس قسم کے پروپیگنڈوں اور دعووں کا ہمارے علماء نہایت جوانمردی سے جواب دیتے آئے ہیں"

نیز لکھتے ہیں:۔

"قادیانیوں نے اب اس حد تک زور پکڑ لیا ہے کہ وہ ہم سے پوچھنے لگے ہیں کہ جب تک تم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے تمہارے روزے وغیرہ تمہیں کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ وغیرہ۔ نیز ہمارے اہلسنت والجماعت کے بنیادی عقاید پر بھی انہوں نے اعتراضات شروع کر دئے ہیں"

ان ہر دو فقروں کی روشنی میں مدیر موصوف سے ہم صرف اتنا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ

(الف) کیا رسولِ مقبول صلعم کے بعد حضرت عیسٰیؑ کا انتظار نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ب) اگر واقعی وہ حضرت رسولِ کریم صلعم کے بعد تشریف لائیں گے تو نبی نہیں ہونگے؟

(ج) اگر نبی ہوں گے تو آپ کا عقیدہ "آخری نبی" کا کیا بنے گا؟

(د) اگر حضرت عیسٰیؑ نزول کے وقت نبی نہیں ہوں گے تو کس گناہ کی پاداش میں آپ سے یہ نعمت چھین لی جائے گی؟ یا حضرت عیسٰیؑ اپنے اس عہدے سے استعفا دے دیں گے یا وظیفہ یاب ہو جائیں گے۔ حالانکہ حضرت مخبرِ صادق صلعم نے واضح رنگ میں حضرت مسیح کے نزول کے وقت آپ کو نبی کا خطاب دیا تھا (صحیح مسلم)

نیز حضرت امام محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں:۔

عیسٰی ینزل من غیر التشریع وھو نبی بلا شک (فتوحاتِ مکیہ جلد ۱ ص ۵۷۰)

یعنی ہم میں مسیح شریعت کے بغیر نازل ہوں گے بلاشک وہ نبی ہوں گے۔

اسی طرح علامہ سیوطیؒ کا قول یوں مرقوم ہے

من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقا کما صرح بہ السیوطی (حجج الکرامہ ص ۴۳۱)

یعنی جو کوئی کہے کہ آنے والے مسیح سے نبوت سلب کی جائے گی وہ یقیناً کافر ہے

علاوہ ازیں اور بھی کئی اقوالِ سلف صالحین ہیں جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ آنے والے مسیح نبی ہوں گے۔

ان حقائق کی موجودگی میں مولانا ریاضی صاحب کا یہ قول کہ حضرت رسولِ کریم صلعم آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کسی قسم کا نبی مبعوث ہونا جمہور مسلمانوں کا اور اہل سنت والجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے کہاں تک درست ہو سکتا ہے

جب اجرائے نبوت کا مسئلہ حل ہو جائیگا تو حضرت مرزا غلام احمد القادیانی علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی نبوت کا مسئلہ بھی خود بخود

(باقی ص پر)

قسط دوم

روما کی مرکزی عیسائیت کا پیغام عید

اور

قرآنی ارشادات کی تصدیق

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

صلیبی جنگیں اور مسلمان

اسلامی سلطنت بڑھی پھلی اور پھولی۔ ایشیاء، یورپ اور براعظم افریقہ میں اسلام کا ڈنکا بجا۔ مگر ہائے مسلمان! اس سیاسی و دنیوی ترقی کے نتیجہ میں وہ اسلامی اقدار کو فراموش کر بیٹھے اپنے اسلاف کے اسلامی نمونہ کو پس پشت ڈال دیا۔ وہ ایک طرف عیش و عشرت میں مشغول ہوئے تو دوسری طرف ذاتی اقتدار و تسلط کے حصول کے لئے تشتت وافتراق کا شکار ہو گئے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جب سپین میں سلطنت اسلامیہ کا پرچم لہراتا تھا تو قرطبہ کی اسلامی یونیورسٹی میں یورپ کے تلامذہ زانوئے تلمذ تہ کرتے تھے اور مسلمانوں کے علوم وفنون میں شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ مگر پھر وہ وقت آیا کہ مسلمانی کی اخلاقی و روحانی کمزوریوں کو دیکھ کر عیسائیوں کے خیالات اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بدل گئے۔ وہ اب مسلمانوں کی اخلاقی پستی کو دیکھ کر اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنے لگے اور دوسری طرف ان کی مسلمانوں کے بارہ میں رواداری اور محبت دشمنی اور نفرت سے بدل گئی۔ اور وہ مسلمانوں کے اس انتشار واختلاف سے فائدہ اٹھا کر ان کی سلطنت کو مٹانے کے درپے ہو گئے۔ اور سپین میں ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگیں ہوئیں جو صلیبی جنگیں کہلاتی ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اس کے باوجود مسلمانوں کے اندر وہ آن بان شان قائم نہ رہی جو ان جنگوں سے قبل تھی۔ ان کا رعب و دبدبہ ختم ہو گیا اور وہ آج تک سنبھل نہیں سکے۔ آج اگرچہ مسلمانوں کی ریاستیں اور سلطنتیں موجود ہیں مگر اتحاد کا نقطۂ مرکزی "خلافت" کمال اتاترک کے زمانہ کے زمانہ سے ہی ختم ہو گئی۔ آج مسلمانوں کی جو سلطنتیں ہیں بھی وہ بڑی بڑی طاقتوں کے سہارے قائم ہیں۔ وہ ہتھیاروں اور ملکی حفاظت کے لئے غیر اسلامی اور عیسائی حکومتوں حتیٰ کہ کمیونسٹ حکومتوں کے محتاج اور ان کی شاطرانہ سیاست کا شکار نظر آتی ہیں۔

گذشتہ صدی اور عیسائیت

گذشتہ صدی میں عیسائی مغربی اقوام کے دنیا پر تسلط اور تفوق اور غلبہ واقتدار نے یورپ کے متعصب پادریوں میں اسلام کے خلاف ایک بے پناہ جوش پیدا کر دیا تھا۔ اور کیا یورپ اور کیا امریکہ ہر ملک کے پادریوں نے اپنی اپنی تنظیم کے ماتحت فرزندانِ اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش بنانے اور فرزندانِ توحید کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور جگہ جگہ تبلیغی مشن قائم کر دیئے تھے۔ اور اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر ان کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے اپنے ایک لیکچر زیر عنوان "عیسائیت کے عالمی اثرات" میں فخریہ کہا:-

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حالات پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق وصداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے"

(بیروز لیکچرز ص ۴۲)

اسلام کی روحانی نشأۃ ثانیہ کا آغاز

مغربی اقوام کے ظاہری غلبہ اور عیسائی پادریوں کی تبلیغی تنظیم اور مساعی کو دیکھ کر مسلمان مرعوب ہو چکے تھے اور وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو تقریباً ناممکن سمجھتے تھے۔ ان کے شعراء میں صرف مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر مرثیہ خوانی ہی آتی تھی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی روحانی نشأۃ ثانیہ کا انتظام فرمایا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اسلام کی فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے یہ تحدیانہ اعلان فرمایا

(۱) "سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام ص ۱۱)

(ب) "آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آئے گا۔ مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے"

(ملفوظات جلد ۲ ص ۳۴۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ایک وصیت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر خدا تعالےٰ نے انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دیگر انبیاء کرام کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ نہ وہ آسمان پر گئے نہ وہاں زندہ ہیں اور نہ ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اس لئے عیسائیوں کے مقابل آپ نے ہمارے اسلام کو وصیت فرمائی کہ:-

"تم اپنے تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل دو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے ..... جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دوگے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا"

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۰۲)

متذکرہ بالا وصیت کا نتیجہ۔ اسلام کی روحانی فتح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس روحانی حربہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ اسلام کے خلاف عیسائیوں کی یلغار رُک گئی۔ بلکہ مذہبی میدان میں ان کو شکست فاش ہوئی۔ جس کا اعتراف غیروں نے بھی کیا چنانچہ دو ترجموں والے قرآن (جس میں سے ایک ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے) کے دیباچہ میں نور محمد صاحب ہندوستان کے انیسویں صدی کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوا۔ کیونکہ احکام اسلام و سیرت رسول اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا، یکساں تھے پس الزامی ونقلی وعقلی جوابوں سے ہار گیا۔ مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دی۔

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن کریم مترجم ص ۳۰ مطبوعہ ۱۹۳۴ء)

عیسائی ممالک میں اسلام کی ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مایوس مسلمانوں کو بشارت دی کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کو دنیا میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کی ایسی سعادت نصیب ہوئی

کہ یورپ۔ امریکہ۔ ایشیا۔ افریقہ اور سنا دنیا کے قریباً ہر علاقہ میں اسلامی تبلیغی مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہزارہا عیسائی اور غیر مسلم ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں کلمہ طیبہ پڑھ کر داخلِ اسلام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ مختلف زبانوں مثلاً انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن۔ سواحیلی۔ ایسپرنٹو وغیرہ میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے۔ اخبارات و رسائل جاری ہوئے اور خانہ ہائے خدا تعمیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور متعدد پادریوں کی اولاد کو اسلام میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور آج وہ خدمتِ اسلام پر مامور ہیں۔ الحمد للہ۔

روما کی مرکزی عیسائیت کا پیام عید

جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے متعدد غیر متعصب مستشرقین نے اسلام کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اسلام کے فضائل و محاسن کا اقرار کیا ہے اور اب یورپ و امریکہ کے عیسائی پادریوں کے اثرات سے آزاد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے قریب آ رہے ہیں اور اس عید الفطر کے موقع پر روما کی مرکزی عیسائیت کا پیام عید جو اس مقالہ کے شروع میں درج ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور یہ ایک نیک فال ہے کہ عیسائی دنیا کے مذہبی خیالات میں ایک تبدیلی آ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ عیسائی اقوام جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں۔ اور اس طرح حقیقی ایمان کی سعادت پائیں۔

تصویر کا دوسرا رُخ
مشرکین اور یہود کی دشمنی

خدا تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں فرمایا ہے کہ عیسائیوں کے برعکس یہود اور مشرکین مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں چنانچہ اس حقیقت پر تاریخ گواہ ہے۔

مشرکینِ مکہ جن کے سامنے سب سے پہلے دعوتِ اسلام پیش ہوئی انہوں نے اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید مقابلہ کیا۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کا دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تاریخ ان واقعات سے پُر ہے۔ انہی کے مظالم سے تنگ آ کر آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ انہوں نے وہاں بھی مسلمانوں کا پیچھا کیا۔ جنگِ بدر ہوئی۔ جنگ اُحد ہوئی۔ جنگِ خندق ہوئی بالآخر فتح مکہ کے بعد یہ لوگ مغلوب ہوئے اور اسلام کو سرفرازی حاصل ہوئی۔

دوسری طرف یہود نے ان مشرکین کا پورا پورا ساتھ دیا۔ مدینہ میں یہود کے تین قبائل آباد تھے بنو نضیر۔ بنو قریظہ اور بنو قینقاع تینوں قبائل نے باوجود معاہدہ کے معاہدہ شکنی کی اور غداری کی۔ اور پھر سزا پائی۔ اور اسلام کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں جاری رہیں اور اب تک ہیں۔ مدینہ کے یہودیوں سے صرف معدودے چند داخلِ اسلام ہوئے جن میں حضرت عبد اللہؓ بن سلام کا اسمِ گرامی نمایاں ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان یہود کی قساوتِ قلبی کو دیکھ کر فرماتے ہیں

لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِنَ الْیَھُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَھُوْدُ

(تجرید بخاری [illegible])

کہ اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مجھ پر ایمان لے آتے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپؐ پر ایمان لانے والے دس یہودی بھی نہ تھے

مدینہ کے یہود کا طرزِ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقانہ اور ایک گونہ گستاخانہ رہا۔ وہ اگر حضورؐ کو سلام بھی کرتے "السلام علیک" کی بجائے "السام علیک" (تجھ پر موت آئے) کہتے۔

(تجرید بخاری ص ۵۴۸)

اسرائیل کی ریاست کا قیام
اور مسلمانوں کی یہود سے جنگ

مسلمانوں کی سیاسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر امریکہ اور برطانیہ اور روس نے عرب حکومتوں کے عین درمیان "اسرائیل" کی یہودی ریاست قائم کر دی ہے جو ۱۹۴۸ء سے ہی مسلمانوں کے بدن میں ایک ناسور کا کام دے رہی ہے۔ اس یہودی ریاست نے مسلمانوں پر جس رنگ میں ظلم و ستم کیا ہے اور کر رہی ہے وہ قرآنی آیت کی تصدیق ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ کہ مومنوں سے عداوت رکھنے میں یہود یقیناً اشد ترین لوگ ہیں۔ آج ان ظالموں کو بڑی بڑی طاقتوں کی پُشت پناہی حاصل ہے ورنہ چند لاکھ یہودی کروڑہا عربوں کے سینے پر مونگ نہ دلتے۔

یہود کی شکست کی پیشگوئی

بہرحال مسلمانوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں حالات یکدم پلٹا کھایا کرتے ہیں خدائی وعدوں کے مطابق اس ارضِ مقدس (ارضِ فلسطین) پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گا (جب مسلمان اپنے آپ کو حقیقی اور صالح مومن بنا لیں گے) اور مسلمانوں اور یہود کی آخری جنگ ہو گی۔ اور یہود شکستِ فاش کھائیں گے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْیَھُوْدَ حَتّٰی یَخْتَبِیَٔ اَحَدُھُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَیَقُوْلُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْیَھُوْدَ

(تجرید بخاری ص ۵۱۷)

کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہو گا کہہ دے گا اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر ڈال اور ایک روایت یہ ہے کہ قیامت نہ ہو گی حتیٰ کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے۔

یہ خدائی نوشتے ہیں اور الٰہی تقدیر ہے یہ ایک دن پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ ہم دن بدن قعرِ مذلت میں کیوں گر رہے ہیں! سیاسی میدان میں کیوں مشکلات ہمارے ہمکنار ہیں۔ ؟ کہیں خدا تعالیٰ کے احکام سے روگردانی اور مامورِ ربانی اور مصلحِ یزدانی کا انکار تو اس کا باعث نہیں!!

اگر وہ سنجیدگی سے اس معاملہ پر غور کریں گے تو انشاء اللہ صحیح رنگ میں ان کو احساس ہو جائے گا کہ آج اسلام کی فتح مادی ہتھیاروں سے نہیں ہو گی بلکہ شہزادہ امن امام مہدی علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر اور آپؑ کے پیش کردہ روحانی ذرائع کو استعمال کر کے ہی انشاء اللہ مسلمانوں کی بگڑی بنے گی

خدا کرے کہ ہمارے مسلمان بھائی خواہ وہ کسی ملک کے رہنے والے ہوں اس روحانی حقیقت پر غور کر کے رشد و فلاح پائیں

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

❖ ❖ ❖

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۶۰ روپیے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں تاکہ بروقت قربانی کے جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیلِ زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے ہوئے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کروا دی جائے۔ اور رقم بعد میں وصول کر لی جائے

امیر جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا تازہ ترین ارشاد

"لازمی چندہ جات کا ۱/۲ حصہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ضرور ادا ہو جانا چاہیئے"

ربوہ۔ ۹ دسمبر۔ کل خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے آٹھ مہینے گزرنے کو ہیں۔ اس لئے تمام جماعتیں خواہ وہ شہری ہوں یا زمیندار اپنے بجٹ کا ۱/۲ حصہ ۳۱ دسمبر تک ضرور ادا کر دیں

اس سلسلہ میں عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں عرض ہے کہ سیدنا حضرت اقدس کا یہ ارشاد گرامی چونکہ تاخیر کے ساتھ یہاں پہنچا ہے۔ اس لئے تاریخ کا اعلان نہ ہو سکا۔ اب دسمبر تو گزر چکا ہے اور جنوری شروع ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا مجبوری کے باعث تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء ملحوظ رکھیں اور کوشش فرمائیں کہ جنوری کے آخر تک ہر جماعت کا لازمی چندہ ۱/۲ مرکز میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت دے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "عبد السلام" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے

خاکسار جاوید اقبال اختر

معززینِ ہند کے پیغامات (بقیہ صفحہ اول)

چاہیئے کہ اس اجتماع میں شریک ہونے والے علماء کی توجہ آج کے مسائل کے روحانی اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی طرف مبذول کرائی جائے میں منتظمین جلسہ کو مبارکباد اور شرکت کرنے والوں کو نیک خواہشات پیش کرتا ہوں"

۳۔ جناب فخر الدین علی احمد صاحب وزیر زراعت حکومت ہند

"جماعت احمدیہ مبارکباد کی کے لائق ہے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد بھی ہر سال بلاناغہ باقاعدگی سے ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ منعقد کرتی چلی آ رہی ہے۔ ہندوستان بہت سی مذہبی جماعتوں کا مسکن ہے اور جماعت احمدیہ کا ان جماعتوں میں ایک خاص امتیازی مقام ہے۔ جماعت احمدیہ نے سکالرز، ریاستدان اور کارنامے اور اعلیٰ منتظم پیدا کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ میں آپ ان لائحہ عمل پر بحث کریں گے جن پر گامزن ہو کر آپ ملک اور بنی نوع انسان کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں"

۴۔ جنرل شاہ نواز خاں صاحب وزیر مملکت برائے خوراک و معدنیات حکومت ہند

"مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ کی ۸۱ ویں سالانہ میٹنگ قادیان شریف میں ہو رہی ہے۔ مجھے اس موقع پر حاضر ہونے کی بہت خواہش تھی لیکن چونکہ پارلیمنٹ کے اجلاس جاری ہیں اس لئے آنے سے قاصر ہوں میری دلی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے اس سالانہ اجتماع کو کامیابی اور نصرت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔"

۵۔ شری جگجیون رام وزیر دفاع حکومت ہند

"میں جماعت احمدیہ کے اکاسی ویں جلسہ سالانہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمارا سیکولر ملک ہر مذہب و ملت کو پھلنے اور پھولنے کی پوری آزادی دیتا ہے۔ ہند ہمیشہ سے مختلف مذاہب و خیالات کا مسکن رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی قومی زندگی کی راہ میں کوششیں قومی اتحاد اور مشترکہ مقاصد کو تقویت دیں گی"

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر رشید الدین خاں صاحب ممبر پارلیمنٹ (راجیہ سبھا)

"آپ کے دعوت نامہ کا بہت ممنون ہوں چونکہ پارلیمنٹ کا اجلاس جاری رہے گا لہٰذا میری جلسہ سالانہ میں شرکت ممکن نہیں جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے اعلیٰ بصیرت والے اور دانشمند قائدوں کی قیادت میں آپ کی جماعت اس قدیم سرزمین کو ایک صحت مند جمہوری اور عظیم تہذیب — جس تہذیب میں انسانی عظمت، اس کی محبت، مختلف فرقوں کے احترام کے جذبہ کو فروغ دیا جائے —میں تبدیل کرنے کے کام میں شریک ہوتے ہوئے ہر اس چیلنج سے عہدہ برآ ہو گی جو اسے درپیش ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو ان اصولوں پر کاربند ہونا چاہیئے۔ دیگر مختلف عقائد کے لوگوں کو بامقصد زندگی اور رواداری کی راہ دکھانے کے قابل آپ کی ہی چھوٹی سی جماعت کو ہونا چاہیئے"

۷۔ جناب میر مشتاق احمد صاحب چیئرمین میٹروپولیٹن کونسل دہلی

"دعوت نامہ کا شکریہ۔ بوجہ حد درجہ مصروفیات اس مبارک جلسہ میں شرکت کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہو سکے گا۔ میں جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی محبت اور اخوت پیدا کرنے کی مخلصانہ کوششیں کامیاب ہوں گی۔ معاشرہ کی اخلاقی اور سماجی ترقی ہم سب کی ذمہ داری ہے"

۸۔ سردار امراؤ سنگھ صاحب وزیر تعلیم و مال حکومت پنجاب

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ کا اکاسیواں جلسہ سالانہ قادیان کے مقدس مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیم ملکی اور غیر ملکی علماء کو مدعو کر کے مذہبی، سماجی، اخلاقی اور ثقافتی موضوعات پر تقاریر کا اہتمام کرتی ہے اس مبارک موقع پر میں اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

۹۔ پنڈت موہن راج شرما وزیر مال پنجاب

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا اکاسیواں جلسہ سالانہ قادیان کی مقدس سرزمین میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے اس بات سے بھی خوشی ہوئی کہ اس اجتماع میں ملک کے مختلف حصوں اور غیر ممالک سے زائرین شرکت کریں گے پنجاب کی اس مقدس سرزمین میں باہر سے آنے والے تمام مہمانوں کو میں خوش آمدید پیش کرتا ہوں اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔"

۱۰۔ پروفیسر سید نور الحسن صاحب وزیر تعلیم حکومت ہند

"دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ افسوس کہ پارلیمنٹ کے اجلاس کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکوں گا۔"

۱۱۔ پرنسپل جے دلو سنگھ۔ گورو تیغ بہادر کالج۔ سنٹھیالہ پنجاب

"آپ کے دعوت نامہ کا مشکور ہوں۔ میری بڑی خواہش تھی کہ جلسہ میں حاضر ہو کر عالمانہ تقاریر سے استفادہ کرتا۔ مگر ان ایام میں یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے اہم اجلاسات ہونے ہوں گے۔ لہٰذا معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ (ص ۱۲)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب تو ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے

لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

مسائل زکوٰۃ کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر یہ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

"اپنے فضل سے جلسہ سالانہ کو کامیاب کرے"

مندرجہ ذیل معززین نے اپنی مصروفیات کے باعث شرکت سے معذرت کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے:-

۱۔ شری جی ایس پاٹھک نائب صدر جمہوریہ ہند
۲۔ سردار سنتوکھ سنگھ رندھاوا ڈپٹی منسٹر پنجاب
۳۔ کیپٹن رتن سنگھ صاحب وزیر زرعیات پنجاب

— درخواستِ دعا —

کشمیر سے ہم تین احمدی نوجوان اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے یہاں علیگڑھ یونیورسٹی میں مختلف مضامین پڑھ رہے ہیں امتحانات قریب ہیں ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں

خاکساران سید عبد الرشید آف آسنور — عبد المجید ڈار — میر عبد الحمید آف باڑی پورہ کشمیر

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرما دیں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسمائے خریداران	نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۱۰۶۹	مکرم ایس ایم رضوان صاحب	۱۴۳۱	مکرم ایچ اے قریشی صاحب
۱۰۹۵	" مولوی بشیر احمد صاحب	۱۴۳۹	" سیکرٹری صاحب غوثیہ لائبریری
۱۱۹۱	" سید عزیز الدین صاحب	۱۴۴۵	" قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۰۰	" منور احمد صاحب	۱۴۵۴	" ہاپسیا ریڈ ورکس
۱۲۲۲	" سیکرٹری صاحب مال	۱۵۹۰	" منور علی خاں صاحب
۱۲۲۴	" حمید احمد صاحب آٹو سروس	۱۶۱۱	" ڈاکٹر مظفر احمد صاحب
۱۲۳۶	" مولوی سید محمد یوسف صاحب	۱۶۴۳	" ایس آر عبد الرؤف صاحب
۱۲۷۱	" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب	۱۷۱۷	" ڈاکٹر اے آر خاں صاحب
۱۲۷۲	" بشیر الدین احمد صاحب	۱۷۴۲	" پروفیسر عزیز احمد صاحب
۱۳۳۴	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۱۷۹۸	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
۱۳۵۳	" عبد الرزاق صاحب	۱۸۳۲	ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ
۱۳۸۰	" اسلم خاں صاحب	۱۸۴۳	" شریف احمد صاحب
۱۳۹۷	" معصوم علی صاحب	۲۰۳۵	" پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
۱۳۹۹	" سید جہانگیر علی صاحب فلک نما	۲۰۳۶	" " " "

باقی ص ۱۲

"میرے ربِ کریم کا تم پر سلام ہو"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

گزشتہ مالی سال میں نہایت ناساعد حالات میں بے انتہا مشکلات کے باوجود مخلصین جماعت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۲۳۸۵۷ کی بیشی کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ والحمد للہ۔ اس پر اظہارِ خوشنودی کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر مئی ۱۹۷۲ء میں فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ جماعت کو "میرے درختِ وجود کی شاخو!" کہہ کر بڑے ہی پیار کا اظہار فرمایا ہے۔ میں بھی آج خدا کی حمد سے معمور ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو اپنی دعا کے فقرہ میں شامل کر کے یوں دعائیہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ

"اے مسیح محمدی اور مہدی معہود علیہ السلام کے درختِ وجود کی شاخو! جو ثمرات حسنہ سے لدی اور جھکی ہوئی ہو میرے ربِ کریم کا تم پر سلام ہو"

مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ امسال بھی اسی عزم اسی ہمت اور مستعدی سے کام لینے کے لئے اور زیادہ محنت اور زیادہ کوشش اور زیادہ دعاؤں کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا کر کے حضور انور کی اور زیادہ دعائیں لیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہوں۔

دسمبر میں بجٹ کے مقابل پر وصولی کسی قدر کم ہوئی ہے۔ سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس مہینے پہلے سے زیادہ ہمت اور کوشش فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

اکسار کی ہمشیرہ رشیدہ خاتون صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار سید رشید احمد صدر جماعت احمدیہ سونگھڑا اڑیسہ

بہ مسرت اعلان فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو سکتا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجیے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta - 1

تار کا پتہ :- "Autocentre" فون نمبر { 23 — 1652 / 23 — 5222 }

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

Azad Trading Corporation

58/1 Phears Lane Calcutta - 12

اداریہ ——— بقیہ ص۲

سنجیدگی سے غور و فکر کا یہ ایک عمدہ موقع ہے۔ یقین جانیئے جس دن عالم اسلام میں اس عظیم اجتماع سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کا احساس پیدا ہو گیا اور اس کے لئے کوئی عملی اقدام بھی کر لیا گیا وہی دن ہو گا جب عالم اسلام کو درپیش ہمہ قسم کی مشکلات کا حل خود بخود نکل آئے گا۔ دیکھیں ایسا خوش وقت کب آتا ہے جب اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت اور سربلندی اسے پھر سے حاصل ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایسا دن ضرور آنے والا ہے۔ خدا کرے جلد آئے اور مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کو خواہ وہ روحانی ہوں یا جسمانی جلد تر سمجھنے کی توفیق ملے۔ اور ان کی آنکھیں حق و صداقت کو جلد دیکھ لیں اور اس کے لئے اپنے اندر جلد نیک تبدیلی پیدا کر لیں۔

— اللّٰہم آمین —

وصیت

نئے سال میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

نئے سال میں جہاں تبلیغ۔ تعلیم۔ تربیت۔ تنظیم۔ تعلق باللہ کے کاموں میں جماعت احمدیہ نے جدوجہد کرنی ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر موصی کو اور جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے رشتہ داروں اور ہر احمدی مرد اور عورت کے ذہن نشین کرائیں۔ اور ہر احمدی کو وصیت کرنے کی پُر زور تحریک کریں۔ عہدیداران جماعت اس فرض کی بجا آوری کرتے ہوئے رسالہ الوصیت کا مردوں اور عورتوں میں درس کا انتظام کریں۔ ہر جماعت میں اس سال موصیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہونا چاہیئے۔ جماعتیں وصیت کرانے کی غرض سے فارم وصیت دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے حاصل کر سکتی ہیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ولد چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا نکاح مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھنڈیال درویش قادیان سے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر کے عوض محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا۔ آنمحترم نے اس موقع پر ایک مبسوط خطبہ مسنونہ آیات قرآنیہ کے بعد فرمایا۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے رحمتوں و برکتوں کا باعث اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار بشارت احمد بشیر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

عید فنڈ

سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ عید فنڈ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

بقیہ ص۱۱

نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۲۰۲۷	مکرم معروف احمد صاحب
۲۰۲۸	" محمد ظہور الدین صاحب
۲۰۴۰	" بی ڈی اوڈ صاحب
۲۰۴۱	" ڈاکٹر اے جے زیدی صاحب
۲۰۴۳	" سید منظور الحق صاحب
۲۰۴۴	" ڈاکٹر احمد عبد الحلیم صاحب
۲۰۴۵	" اقبال احمد صاحب
۲۰۴۶	" سیٹھ محمد بشیر صاحب
۲۰۴۷	" والدہ شکیل احمد صاحب
۲۰۴۸	" ماسٹر عزیز اللہ خان صاحب
۲۱۴۶	" عثمان حسن صاحب
۲۱ وکل	" حافظ سخاوت علی صاحب